منقسم ہو جاتا ہے۔اور یہ تنہا مرکزی حکومت کو برداشت کرنا نہیں پڑتا۔

علاوہ ازیں اخراجات کی تقسیم چونکہ مقامی لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے، اس لیے ان کی ضروریات بھی بحسن وخوبی پوری ہوتی رہتی ہیں؛ کیونکہ مقامی لوگ اپنے علاقے کی ضرورتوں کو مرکز سے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

اسلامی نظام: ہمارے مغرب زدہ اور امریکی نظام کے شیدائی ومداح یہ بات کیوں بھول بیٹھے ہیں؟ کہ جو نظام تمہیں پسند ہے اور آج امریکہ میں رائج ہے، اسی نظام کو اسلام نے چودہ سو سال قبل جاری کیا تھا۔ ہر گاؤں کے حکام امیروں سے زکوٰۃ جمع کرتے تھے اور اس سے مقامی غریبوں کی ضروریات پوری کرتے تھے۔اخراجات کے بعد جو مال باقی رہتا، وہ مرکز کے خزانہ عامرہ میں جمع کر دیا جاتا تھا، یا اس سے قرضہ کی صورت میں وصول کرلیا جاتا تھا۔

زکوٰۃ کی تقسیم کا مسئلہ: اسلامی قانون کی کوئی شق ایسی نہیں ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ زکوٰۃ لازماً نقد یا جنس کی صورت ہی میں لوگوں میں تقسیم کی جائے۔ زکوٰۃ غریبوں کے لیے تعلیمی، طبی یا معاشرتی سہولیات فراہم کرنے پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے۔اور اس سے ان معذوروں کی نقد مالی امداد بھی کی جاسکتی ہے جو بڑھاپے اور کمزوری یا طفولیت کی وجہ سے کوئی کام کرنے سے عاجز ہوتے ہیں۔

عصر حاضر میں اگر ہم اسلام کے معاشی اصولوں کو مشعل راہ بنا کر معاشرے میں قائم کرنا چاہیں تو اس مقصد کے لیے ہمیں زیادہ محنت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہم صرف اپنے ہاں چھوٹی چھوٹی انتظامی وحدتیں قائم کریں، جو ریاست، دنیائے اسلام اور دنیا کے مجموعی نظام میں رہ کر اپنے مقامی مسائل اور معاملات کی خود نگرانی کریں، اور مقامی آبادی کی ضروریات پوری کرنے کی پوری ایمانداری اور دیانتداری سے ذمہ دار ہوں۔ایسا نہ ہو کہ دولت ہاتھ آنے پر نیتیں خراب ہوں، اور حق وانصاف کو بام پر رکھ کر نفس کے غلام بنیں۔

❁❁❁❁

اصمعی کا قول:

علم کا پہلا مرحلہ ہے: خاموشی
دوسرا مرحلہ ہے: غور سے سننا
تیسرا مرحلہ ہے: عمدہ حافظہ
چوتھا مرحلہ ہے: باریکیوں سے واقفیت
پانچواں مرحلہ ہے: اس کی نشر واشاعت